REPORT

BERLIN MUSLIM MISSION

DECEMBER 1980 – Nov. 1981

یعنی

پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال میں برلین مسلم مشن پر

اللہ رحیم غفور کے افضال کا ذکر

از

مشنری انچارج برلین مسلم مشن (امام) ☆

محمد یحییٰ بٹ

پتہ : BRIENNER Straße 7–8
1000 BERLIN 31 (Wilmersdorf)
Tel. 030 / 875703

www.aaiil.org

چودھویں صدی ہجری کا وہ بطل جلیل حبیب اللہ رحیم وغفور نے آج سے نوّے سال پیشتر یورپ میں تبلیغ اسلام کرنے کی تحریک کی اور روس میں اسلام کی کامیابی کی خوشخبری دی ۔ ۱۸۹۱ء

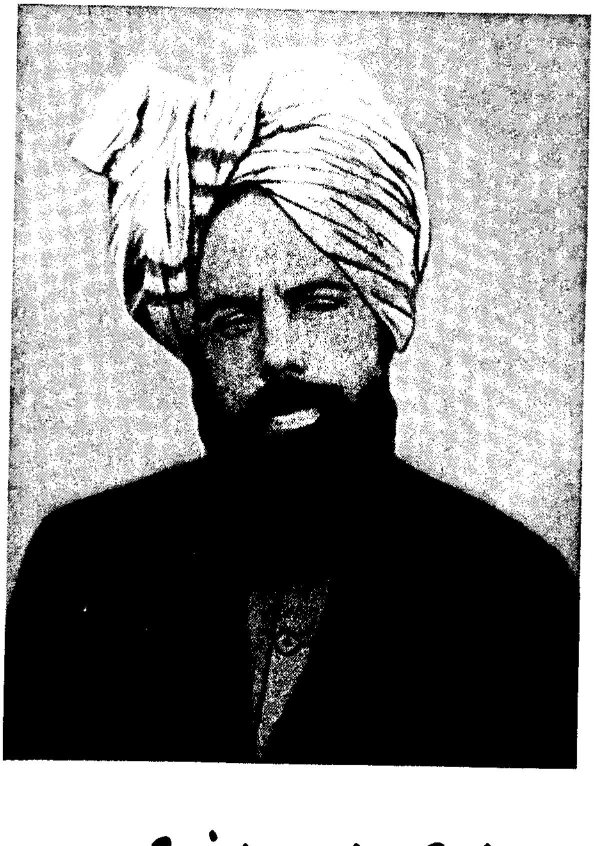

مجدد صدی چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام

جن کے وجود میں مسیح کی آمد کی وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جیسے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل فرمایا تھا ۔ (حدیث بخاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی محمد رسول اللہ وخاتم النبیین

☼

★ ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولٰکن لیبلوکم فی ما
آتٰکم فاستبقوا الخیرات الی اللہ مرجعکم جمیعاً
فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون ★ (القرآن 5:48)

مکرم احباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ نے ربوہ مسلم مشن پر پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال میں جو افضال نازل فرمائے ہیں ان کا ذکر مختصر طور پر مشن کی اس سالانہ رپورٹ میں کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ احباب کیلئے یہ ذکر خوشی کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ۔ سو سال پیشتر جب چودھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا تو ایک طرف اگر عالم اسلام کی مشکلات اپنی انتہا کو پہنچ گئیں تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مجدد صدی چہاردہم کو دین اسلام کی ترقی اور اسکی فتح کی خوشخبری سنادی۔ آپ نے کشف دیکھا کہ آپ لنڈن شہر میں ایک منبر پر کھڑے انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ دیکھا اور آپ نے بہت سے پرندے پکڑے جن کے رنگ سفید تھے۔ اس کشف کی تعبیر آپ نے یوں کی کہ بہت سے راستباز یورپین لوگ صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہ کشف چودھویں صدی ہجری میں پہلی بار حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی مساعی سے

پورا ہوا۔ آپ اپنے وطن عزیز سے عزیز رشتہ داروں کو چھوڑ کر لندن آ گئے۔ ووکنگ میں مسلم مشن کی
بنیاد رکھ دی۔ لندن سے ووکنگ میں منبر پر کھڑے ہو کر قرآن کریم کی تعلیمات کو مدلل طور پر بیان کرنا شروع کر دیا۔
آپ نے بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے اجتماعات میں انگریز مردوں اور انگریز عورتوں کے سامنے ان کی مادری زبان میں
اسلام کی خوبیوں کو بیان کیا۔ ان کے سوالات کے جوابات دئے۔ ان سے تبادلہ خیالات کر کے ان سے گفتگو
کی یوں ان کے اندر بیٹھ کر ان کے غلط نظریات کو دور کیا۔ پھر کیا ہوا؟
حضرت خواجہ کمال الدین علیہ الرحمۃ نے بہت سے سفید پرندے پکڑے۔ بڑے بڑے قابل اور معزز انگریزوں
نے اسلام کو قبول کر لیا۔ آپ کی تبلیغی مساعی سے انگریز مردوں اور انگریز عورتوں کا مسلمان ہو جانا۔
مجدد صد چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے کشف کی صداقت پر دلیل بن گیا۔
یہ کشف چودھویں صدی ہجری میں بار بار پورا ہوا۔ ووکنگ مسلم مشن کی تبلیغی مساعی سے پورا ہوا
برلن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی سے پورا ہوا۔ یورپ میں قائم دیگر احمدیہ جماعتوں کی تبلیغی مساعی
سے پورا ہوا۔ جب کبھی بھی کوئی یورپین اسلام قبول کرتا رہا وہ حضرت مجدد صد چہاردہم کی صداقت
پر ایک دلیل بنتا رہا۔ چودھویں صدی ہجری اگرچہ ختم ہو گئی ہے لیکن اس کشف میں دی گئی بشارت
ختم نہیں ہوئی۔ اس کا زمانہ قیامت تک ممتد رہیگا۔ پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال ہی
میں یہ کشف ایک بار پھر برلن مسلم مشن کے ذریعہ سے پورا ہوا ہے۔ اس مشن کی تبلیغی مساعی
سے چار سفید پرندے پکڑے گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ ان میں سے تین مرد ہیں اور ایک جرمن خاتون
پھر مردوں میں سے دو جرمن ہیں اور ایک فرانسیسی ان میں ہر ایک نے تثلیث کے عقیدہ کو چھوڑ کر
کلمہ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پر ایمان
لانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید
ان سفید پرندوں کی تصاویر آپ احباب کی خوشی کیلئے پیش کرتا ہوں

برلین مسلم مشن کی تبلیغی مساعی سے پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال میں جو
سعید پرندے پکڑے گئے ہیں ۔ ان کی تصاویر ۔

241/- BENNO Maier - جرمن

242/- MRS. PRISCILLA DAMIS, جرمن

243 بز - JÖRG SCHOLZ - جرمن

244 بز - ROLAND RAYMOND - فرانسیسی

یہ اصحاب مسجد میں آئے۔ انہیں جرمن زبان میں شائع شدہ پمفلٹ مطالعہ کیلئے دئے گئے
اُن سے بالمشافہ گفتگو کی گئی۔ ان پر اسلام کی تعلیمات کو واضح کیا گیا۔ اور اُن کے غلط نظریات
کو دور کیا گیا۔ انہیں بار بار مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی۔ ہر بار اُن کے سامنے قرآن کریم کی صداقت اور
سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے واقعات بیان کئے گئے۔ اُن کے سوالات کا انہیں
جواب دیا گیا۔ بالآخر جب انہوں نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہیں نماز کے الفاظ یاد
کرنے کیلئے کہا گیا۔ انہیں وضو کرنے کا طریق، نماز پڑھنے کا طریق بتایا گیا۔ کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت
زبانی یاد کروائے گئے۔ انہیں کہا گیا کہ وہ ایک چھوٹا سا مقالہ لکھیں جس سے معلوم ہو سکے کہ انہوں
نے اسلام کے بنیادی اصولوں کو سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ اس فرانسیسی نوجوان نے اپنا مقالہ جرمن میں تحریر کیا ہے۔ "فرانسیسی
زبان بولتا ہے" خود جرمن زبان بھی جانتا ہے۔ اس نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ
اس کیلئے زندگی بھر ایک معمہ بنا رہا۔ لیکن اسلام کی تعلیمات نہایت معقول ہیں۔ "اُن میں انسانی
سمجھ [illegible] ہی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ ان اصحاب کا مسلمان ہو جانا اس مسلم مشن میں
آنے والے تمام احباب کیلئے خوشی کا باعث ہوا"۔ سب نے اُن کیلئے دعائے خیر کی۔

✫

دو پبلک لیکچرز

خدا کے افضال میں سے ایک فضل یہ بھی ہے کہ راقم الحروف کو کئی ایک لیکچرز دینے کا
موقع ملا۔ دو بار تو دو مختلف پبلک لیکچرز میں حاضرین کو اُن کی مادری زبان یعنی جرمن زبان
میں خطاب کرنے کا موقع ملا۔ یورپ میں ایسے مواقع کا مل جانا خدا تعالیٰ کے خاص افضال
میں سے ہے۔ ایک لیکچر کا موضوع تھا۔ "قرآن کریم میں کائنات اور انسان کی تخلیق کا ذکر"
اس لیکچر کی بڑی تشہیر کی گئی۔ بڑے بڑے پوسٹر اور اخبارات میں اعلانات سے اس کی تشہیر کی گئی۔ پوسٹر
کی عبارت کیا تھی؟ اس عبارت کو آپ احباب کیلئے اگلے صفحہ پر چسپاں کرتا ہوں۔

Montag, 23.11., 18.15 Uhr

Tegel-Center
Buddestraße 21

Interkonfessionelles Forum — Leitung: Siegfried Raguse

Die Schöpfungsgeschichte im Koran

Imam Muhammad Yahya Butt

Teilnahme kostenlos!

ان الفاظ سے
آپ اس اشتہار کی لمبائی چوڑائی
کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ
اشتہار 49 سنٹی میٹر لمبا
اور 42 سنٹی میٹر چوڑا تھا
اس میں پانچ دنوں میں ہونے
والے گیارہ لیکچروں کا
اعلان کیا گیا تھا۔

اس موضوع پر تقریر کو لکھنے سے پیشتر میں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ۔ علامہ محمد الرازی کی تفسیر کبیر کو پڑھا۔ حضرت مولانا محمد علی کی تفسیر بیان القرآن کو پڑھا ۔ ابن رشد کی فلاسفی کا مطالعہ کیا۔ جرمن زبان میں تورات کی تفسیر جو یہودی عالم Raschi نے لکھی ہے اسکا مطالعہ کیا ۔ جرمن زبان میں ۔ پھر تقریر کو لکھا ۔ میری تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ بعد میں آدھ گھنٹہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا ۔ ہال بھرا ہوا تھا ۔ جرمن مرد و جرمن خواتین وہاں جمع تھیں ۔ خدا کے فضل سے یہ لیکچر سننے والوں کیلئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوا ۔ سب نے مل کر اپنی خوشی کا اظہار یوں کیا کہ جب مسٹر راگوزے نے میری تقریر پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بعض تعریفی کلمات کہے تو حاضرین نے تالیاں بجانا شروع کر دیں ۔ الحمد للہ علی ذالک

میری اس تقریر کا اعلان لوکل اخبار میں بھی کیا گیا تھا۔ اخبار نے جن الفاظ میں میری تقریر کا اعلان کیا اسکے الفاظ یہ تھے :

koe.

Montag, 23. November

„Die Schöpfungsgeschichte im Koran" Vortrag von Imam Muhammad Yahya Butt zur Veranstaltungsreihe „Evolution oder Schöpfung" in der Volkshochschule Reinickendorf, Tegel-Center, Budde- Ecke Gorkistraße, 18.15—19.45 Uhr.

خواتین کے حلقہ میں لیکچر

دوسرا لیکچر خواتین کے حلقہ میں ہوا ۔ جرمن خواتین کی جرمن کاتھولک ایسوسی ایشن کی صدر خاتون نے مجھے ٹیلیفون کیا اور مجھ سے دریافت کیا آیا میں ان کی دعوت پر ان کے حلقہ میں اسلام کے موضوع پر تقریر کیلئے آسکتا ہوں ۔ میں نے ان کی دعوت پر خوشی کا اظہار کیا ۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بعد میں خط لکھا اور اپنے حلقہ میں اسلام کے موضوع پر لیکچر دینے کی دعوت دی ۔ خط کے ایک حصہ کی فوٹو کاپی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

DEUTSCHER VERBAND FRAU UND KULTUR E. V.

ALS GEMEINNÜTZIG UND FÖRDERUNGSWÜRDIG ANERKANNT

Anneliese Meißner

1 Berlin 33, den 17. 2. 1981
Koenigsallee 70
Telefon 826 32 69

Herrn
Imam Butt

Sehr geehrter Herr Imam B u t t !

Auf Grund unseres Telefonats hatten Sie mir die Zusage gegeben, am Dienstag, dem 17. März, einen Vortrag über den Islam zu halten. Um 15 Uhr trin-

اس خاتون نے ایک سرکلر جاری کیا جسے اپنی ایسوسی ایشن کی تمام ممبر خواتین کے نام بھیجا۔
اس میں اس نے لکھا کہ امام بٹ صاحب اسلام کے موضوع پر ۱۷ مارچ بروز منگل سوا چار بجے
ہوٹل لیوپولڈ میں تقریر کریں گے۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ سب اس تقریر کو سننے کیلئے
تشریف لائیں"

سرکلر کے الفاظ سامنے درج ہیں:

Dienstag
17.3.
15 Uhr

<u>Vortrag</u>
16.15

Imam Butt spricht
über den Islam. Café Leopold
Wir bitten um vollständiges Erscheinen

حسب پروگرام لیکچر دیا گیا۔ پچاس ساٹھ کے قریب جرمن خواتین ہال میں جمع تھیں۔ چائے پی گئی۔
صدر نے میرا تعارف کروایا اور مجھے لیکچر کیلئے کہا۔ لیکچر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ اسے پڑھا۔ 45 منٹ تک
لیکچر جاری رہا۔ بعد میں 45 منٹ تک سوال و جواب کا سلسلہ۔ اس لیکچر کے ذریعہ سے خواتین کو احساس ہوا کہ
انہوں نے اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں بہت سی ایسی باتیں سن رکھی تھیں جن کو حقیقۃً اسلام سے کوئی
تعلق نہیں۔ صدر خاتون نے لیکچر کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اپنے حلقہ میں اسلام کی تعلیمات
سننے کے بارہ میں ایک لیکچرار کی ضرورت تھی۔ اس کا ارادہ ہوا کہ وہ مغربی جرمنی سے کسی عیسائی پروفیسر کو
اس کیلئے دعوت دے۔ چنانچہ اس نے اپنے خاوند سے اس امر پر گفتگو کی۔ اس کے خاوند نے اسے مشورہ
دیا کہ وہ اسلام کے موضوع پر لیکچر کیلئے مغربی جرمنی سے کسی کو بلانے کی بجائے برلن ہی سے
برلن مسجد کے امام کو بلا لے۔ صدر خاتون نے بتایا کہ اس کا خاوند بھی اس لیکچر
میں موجود تھا جو میں نے ۵ مئی 1980 کو برلن میں جرمن سٹوڈنٹس کی ایسوسی ایشن میں دیا تھا۔

احباب کو یاد ہوگا کہ یہ اس لیکچر سے متاثر ہو کر برلن میں سوداگروں اور صنعت کاروں کی سوسائٹی نے مجھے جولائی 1980 میں اپنے حلقہ میں اسلام پر لیکچر دینے کیلئے دعوت دی تھی ۔ جرمن سٹوڈینٹس نے تو اپنے تاثرات کو بیان کرتے ہوئے لکھا تھا " ہم سب سٹوڈینٹس کی یہ متفقہ رائے ہے کہ آپ کا لیکچر بہترین لیکچر تھا ۔ آپ کا لیکچر fascinating یقیناً نہایت ہی موثر اور دلوں کو موہ لینے والا تھا " جرمن خواتین اور جرمن کلچر کی ایسوسی ایشن " کی صدر خاتون نے بھی تعریفی کلمات اپنے لیکچر کے بارہ میں کہے اور شکریہ ادا کیا ۔ تمام خواتین نے تالیاں بجائیں اور یوں انہوں نے مل کر اپنی خوشی کا اظہار کیا ۔ الحمد للہ ۔

مقالہ لکھنے کی دعوت

خدا تعالیٰ کے افضال میں سے ایک اور فضل کا ذکر کرتا ہوں ۔ ایک عیسائی آرگنائزیشن نے ایک موضوع کا انتخاب کیا ہے ۔ جس کا تعلق 'مذہب' Religion سے ہے ۔ اور اس نے تمام مذاہب کے علماء کو لکھا ہے کہ وہ اس موضوع پر صفحات ہزار الفاظ پر مشتمل ایک مقالہ لکھیں ۔ یہ مقالے مارچ 1982 میں ایک پبلک جلسہ میں پڑھے جائیں گے ۔ لیکن ان مقالوں کو بھیجنے کی آخری تاریخ ستمبر 1981 یا اکتوبر کا پہلا ہفتہ تھی ۔ اس مقالہ کو لکھنے کیلئے میں نے قرآن کریم اور احادیث کا مطالعہ کیا ۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب احیاء العلوم الدین کا مطالعہ کیا ۔ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب Religion of Islam کا مطالعہ کیا ۔ مقالہ کو لکھا ۔ اسے تین ابواب میں تقسیم کیا ۔ اور قرآن و حدیث و کتب اسلامیہ سے 98 حوالے دیکر اس مقالہ کو ختم کیا ۔ مقالہ کا موضوع ہے " موت اور اس کے بعد کیا ہوگا؟ " ✓

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس مقالہ کو لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ مقالہ وقت پر بھیج دیا گیا ۔

مزید رمضان کا ذکر

مقامی ریڈیو "RIAS" میں دو لیکچرز نشر کئے گئے

سال 1981 کے دوران دو بار ریڈیو "RIAS" میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ پہلا لیکچر پہلی مارچ بروز اتوار نشر کیا گیا۔ دوسرا لیکچر 14 جون بروز اتوار نشر کیا گیا۔ ہر ایک لیکچر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ مارچ والے لیکچر میں میں نے سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے واقعات کو بیان کیا۔ خدا کے پیغام کو پہنچانے کیلئے آپؐ کا طریق کار۔ آپؐ کی مشکلات۔ ان کے مقابلہ کیلئے جو ہدایات آپ کو خدا کی طرف سے ملیں۔ مکہ میں مشکلات۔ مدینہ میں مشکلات کا رنگ۔ منافقوں سے، یہودیوں کے گروہ سے آپ کا ان کے ساتھ سلوک۔ بالآخر فتح سے مخالفین کو معاف کر دینا۔ جون والے لیکچر میں ماہ رمضان کی برکات کا ذکر کیا۔ روزہ رکھنا کس طرح انسان کو خدا کے قریب لا سکتا ہے۔ کس طرح دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی پیدا کر دیتا ہے۔ روزہ ایک روحانی ورزش ہے۔ جو انسان میں اخلاقی قوت کو بڑھانے کا موجب بنتی ہے۔ ہر دو لیکچرز کو لاکھوں جرمن مردوں، لاکھوں جرمن عورتوں نے سنا۔ مسجد کے حلقہ سے تعلق رکھنے والے احباب نے ان لیکچرز کو سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ بعض نے انہیں اپنے ہاں ٹیپ ریکارڈ بھی کر لیا۔ الحمد للہ۔

ماہ رمضان اور عید الفطر کا مبارک اجتماع

رمضان کا مبارک مہینہ یہاں 3 جولائی کو شروع ہوا اور 31 جولائی تک جاری رہا۔ مہینہ شروع ہونے سے دو ہفتے پیشتر اس مہینہ کا تعین کیا گیا۔ سحری و افطاری کے اوقات کا چارٹ مرتب کیا گیا۔ اور اسے خوبصورت چھپوا کر اسے احباب کے نام بذریعہ پوسٹ بھجوایا گیا۔ کئی احباب مسجد میں آکر خود لے گئے۔ پہلا روزہ 18 گھنٹے اور 13 منٹ کا تھا اور آخری روزہ 16 گھنٹے اور 7 منٹ کا تھا۔

چارٹ کے شروع میں اسکی دائیں جانب قرآن کریم کی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عربی خط میں لکھی گئی تھی اور اسکی بائیں جانب لکھا تھا نحمدہ ونصلی علی محمد رسول اللہ وخاتم النبیین. جرمنی میں چھپنے والے چارٹوں میں صرف یہی ایک چارٹ تھا جس میں سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کیا گیا تھا - چارٹ میں لیلۃ القدر کی طرف بھی احباب کو توجہ دلائی گئی تھی - ہمارے حلقہ میں سے اکثر احباب نے تمام مہینہ روزے رکھے - جمعہ کے دن نماز میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد بڑھ گئی - ۱۰ جولائی کو جمعہ کے دن آٹھ (نو) ممالک کے احباب نے نماز میں شرکت کی - الجیریا - لیبیا - مصر - شام - ترکی - امریکہ - ہالینڈ - جرمنی - اور پاکستان - نماز تہجد بھی پڑھی گئی - مشن کی کامیابی کیلئے دعائیں کی گئیں - مشن کیلئے یہ مہینہ بہت سی برکات کا موجب ہوا - الحمد للہ -

عید الفطر یکم اگست کو منائی گئی - دعوت نامے چھپوا کر احباب کے نام بھیجے گئے - اسمیں پروگرام بھی لکھ دیا گیا - پروگرام یوں تھا: نماز - 9 بجکر ۳۰ منٹ پر

خطبہ - 9 بجکر 45 منٹ پر

خطبہ کے بعد دو بجے تک مشروبات و ماکولات

مسجد تک پہنچنے کیلئے آٹھ بسوں کے نمبر اور زمین کے نیچے چلنے والی گاڑی کے اسٹیشن کا نام بھی لکھ دیا گیا - احباب آئے - نماز کیلئے جمع ہوئے - سولہ ممالک کے احباب اکٹھے ہو گئے - ان میں پروفیسرز - میڈیکل ڈاکٹرز - طلبا بھی موجود تھے - کئی کسب کے ماہر اور مزدور بھی تھے - یہ احباب جن ممالک سے تعلق رکھتے تھے ان کے نام یہ ہیں - انڈونیشیا - ملیشیا - بنگلہ دیش - ہندوستان - پاکستان - ترکی - سینیگال - الجیریا - تیونیشیا - مصر - شام - لبنان - اردن - فلسطین - بلجیم - جرمنی - سب مل کر خدا کے حضور کھڑے ہو گئے - اور سب نے مل کر باجماعت نماز ادا کی - دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد میں نے خطبہ دیا - جو ۲۰ منٹ تک جاری رہا - جو حاضرین کیلئے خوشی کا باعث ہوا - بعد ازاں احباب کو میں نے عید مبارک کہی اور وہ سب آپس میں عید مبارک کہنے گلے ملنے میں مشغول ہو گئے - حاضرین بھی اس اجتماع کا

بڑا اچھا اثر ہوا - احباب کو چاول ڈبل روٹی مکھن انڈے ٹیکس وغیرہ پیش کئے گئے -
بعض کو کھانے کی بھی دعوت دی گئی - یوں یہ تہوار نہایت ہی خوشگوار ماحول میں بخوشی سرانجام پایا
الحمد للہ -

عید الاضحیٰ کا مبارک اجتماع

ہم نے اپنا دوسرا اسلامی تہوار عید الاضحیٰ 9 اکتوبر بروز جمعہ منایا - احباب کے نام دعوت نامے بھیجے گئے - احباب خوشی سے جمع ہوئے - ایک بار پھر مختلف ممالک سے آئے ہوئے احباب نے مل کر اپنا تہوار منایا دو رکعت نماز ادا کی گئی - تکبیریں کہی گئیں - خطبہ دیا گیا - خطبہ میں حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ، حضرت اسماعیلؑ کے حالات کو بیان کیا گیا - حج کی فلاسفی کو بیان کیا گیا - اس تہوار سے جو سبق ملتا ہے اسے واضح کیا گیا - بعد میں احباب کو عید مبارک کہی گئی - شیرینی، مشروبات و ماکولات پیش کی گئیں - انڈونیشیا کے تاجر مسٹر سعید منظور نے حاضرین کو گوشت سے تازہ پکی ہوئی روٹی پیش کی - اسلامی برادری کے ان جذبات سے احباب بڑے مسرور ہوئے - بہت سے احباب جمعہ کی نماز تک یہاں ٹھہرے رہے - جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد احباب اپنے گھروں کو چلے گئے - یہ تہوار بھی خدا کے فضل سے پیارے ماحول میں بخوشی گزرا -
الحمد للہ -

سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت

سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت مشن ہاؤس میں منایا گیا - انڈونیشیا، ترکی، شام اردن - الجیریا، تیونیسیا اور جرمنی کے احباب نے اس میں شمولیت کی - آپؐ پر درود بھیجا گیا درود شریف کے الفاظ جو ہر ایک نماز میں دہرائے جاتے ہیں - سب نے مل کر تین بار بلند آواز میں دہرائے -

اس طرح سب نے مل کر دینی اُس محبت کا اظہار کیا جو آپؐ کیلئے ہر مسلمان کے دل میں جاگزیں ہے۔
اس اجتماع کی ابتدا تلاوت قرآن پاک سے ہوئی - درود شریف کے بعد میں نے 45 منٹ تک تقریر کرکے آپؐ کی
حیات طیبہ سے حاضرین کو آگاہ کیا - آپؐ کی تعلیمات کو دہرایا - آپؐ کا کامل نمونہ ہونا - اسکو
واضح کیا - تقریر کو ختم کرتے وقت ایک بار پھر سب نے مل کر آپؐ پر درود بھیجا - مزید تقریب
احباب کیلئے بڑی ہی خوشی کا باعث ہوئی - احباب کی تواضع چائے بسکٹ ڈبل روٹی وغیرہ سے کی گئی -
الحمدللہ -

جمعہ کی نماز کیلئے اجتماعات

خدا کے فضل سے جمعہ کے دن منعقد ہونے والے اجتماعات باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے - احباب
باقاعدگی کے ساتھ جمعہ کے اجتماعات میں حصہ لیتے رہے مسلمان ممالک سے آئے ہوئے وہ احباب جو برلن
حکومت کی دعوت پر برلن آئے ہوئے تھے وہ بھی جمعہ کے اجتماعات میں حصہ لیتے رہے - کویت سے افراد
کا گروپ، الجیریا سے آئے ہوئے دو سوداگر تیونیسیا سے آئے ہوئے سوداگر جمعہ کے اجتماعات میں حصہ لیتے رہے
خطبات میں میں نے قرآن کریم کی مختلف آیات کو واضح کیا - سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے احباب
کو ملایا گیا - یوں سال بھر میں 49 بار میں نے برلن مسجد میں خطبات دئیے - دو بار خطبہ دینے کا موقعہ
ہالینڈ - روٹرڈم میں ملا - روٹرڈم میں احمدیہ جماعت کو بڑی مبارکباد دیتے ہیں - انہوں نے ۵ مئی کو
اپنے سنٹر نئی مسجد کا افتتاح کیا تھا - جماعت کے پریزیڈنٹ مسٹر ایوب اور جماعت کے مشنری مولانا حکیم کی دعوت
پر شمولیت کیلئے وہاں جانا ہوا - افتتاح سے پہلے جمعہ کا دن تھا - جمعہ کی نماز پڑھانے اور خطبہ دینے کیلئے احباب نے
مجھے کہا - خطبہ اردو زبان میں دیا گیا - برلن میں ایک بار جمعہ کے اجتماع میں پاکستان لاہور مرکز کے قریبی جناب
خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد صاحب بھی موجود تھے - انہوں نے نماز پڑھائی اور ۲۰ منٹ تک خطبہ بھی دیا - نماز کے بعد
خطبہ کا مفہوم حاضرین کو جرمن زبان میں راقم الحروف نے بتایا -

گروپس کا مسجد میں آنا اور ان کا امام کے لیکچرز کو سننا

سات بڑے گروپ مسجد میں آئے۔ ان میں سے ایک گروپ یونیورسٹی طلبا کا تھا اور ان کے ساتھ ان کا پروفیسر بھی تھا
یہ طلبا تھیالوجی پڑھتے تھے۔ تھیالوجی سٹوڈنٹ 25 کے قریب تھے۔ وہ ہمارے پاس مشن ہاؤس میں
ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ٹھہرے۔ میں نے انہیں اسلام کے بعض اصطلاحی الفاظ بتائے۔ ان کا مفہوم ان کو بتایا۔ قرآن
کریم میں مذکور الہیات کے بارہ میں بتایا۔ حقوق نسل انسانی کے بارہ میں بتایا۔ پھر تقریر کے بعد انہوں نے سوالات
کئے اُن کے جوابات ان کو دیئے گئے۔ طلبا مع پروفیسر صاحب نے بڑا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔
دوسرا گروپ 35 طلبا پر مشتمل تھا۔ یہ طلبا بارھویں اور تیرھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ ان کے ساتھ
اُن کا استاد ڈاکٹر کلاؤس شمیٹ بھی تھا۔ یہ گروپ (منول جرمنی سے آیا تھا اور) بارہ بجے سے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ مسجد میں ٹھہرا۔ انہیں اسلام
کی بنیادی تعلیمات اور سیدنا حضرت نبی اکرم صلعم کی حیات طیبہ پر لیکچر دیا گیا۔ بعد میں اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے
ان طلبا کا مسجد میں آنا اور لیکچر سننا (ان سبھی کے) لئے دلچسپی کا باعث رہا۔ ڈاکٹر کلاؤس شمیٹ نے میرے لیکچر کی
تعریف کرتے ہوئے بہت سے تعریفی کلمات استعمال کئے ان میں سے بعض کا ترجمہ یہاں لکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا groBartig
یعنی یہ لیکچر splendid شاندار، نہایت عمدہ تھا۔ پھر اس نے کہا۔ یہ لیکچر دل و دماغ عقل و جذبات
دونوں کیلئے دلکش یعنی appealing تھا۔ پھر اس نے کہا تعلیمی نقطہ نگاہ سے بھی
نہایت ہی اعلیٰ معیار کا یہ لیکچر تھا۔ تمام طلبا اس لیکچر کو آخر وقت تک پوری توجہ سے سنتے
رہے۔ اس نے یوں کہا ہم نے آج اسلام کے بارہ میں ایسی نئی باتیں سنی ہیں جو ہمارے لئے
food for thought یعنی ہمارے غور و فکر کے قابل ہیں۔ آخر پر اس نے لفظ groBartig
کو دہرایا اور کہا کہ ہمیں منول (جرمنی) میں کئی ایک اسلامک سنٹرز میں جانے کا موقع ملا ہے۔ لیکن یہاں پر ہمیں
مسجد میں جو سننا ہے وہ سب سے شاندار ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

تیسرا گروپ میں طلبا کا گروپ تھا جسمیں 22 طلبا شامل تھے۔ اُن کی ٹیچر ایک خاتون تھی ڈاکٹر ایورٹ۔ چوتھا گروپ دسویں جماعت کے طلبا پر مشتمل تھا جو مغربی جرمنی سے اسپین آیا تھا ان طلبا پر بھی اسلام کی تعلیمات سے اسکے بنیادی اصولوں کو واضح کیا گیا۔ سے اُن کے سوالات کا جواب دیا گیا۔ پانچواں گروپ ایک چرچ کے ممبروں پر مشتمل تھا۔

جسمیں بیس مرد و زن شامل تھے۔ اُن کے ساتھ اُن کا پادری بھی تھا۔ چھٹا گروپ بھی چرچ کے نوجوان ممبروں پر مشتمل تھا۔ اسمیں 30 افراد شامل تھے۔ اُن کے ساتھ بھی اُن کا پادری تھا۔ ان سب مسیحیوں دوستوں کو اسلام کی عالمگیر تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ ایک پادری صاحب نے ہماری تقریر کے بعد کہا کہ آپ جب اسلام پر تقریر کرتے ہیں تو آپ ایسا پیرایہ اختیار کرتے ہیں جس سے ہم (یعنی سننے والے) کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ اسلام کو ہم پر ٹھونس نہیں رہے، نہ ہی آپ ہمیں اس کو ماننے پر مجبور کر رہے ہیں۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ایک خوبصورت چیز کو ہمارے سامنے پیش کر کے فیصلہ ہم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ آیا ہم اس خوبصورت چیز کو اب اپنا لیں یا نہیں۔ ساتواں گروپ خواتین کا تھا۔ اسمیں تیرہ خواتین تھیں۔ تین (ان میں) یونیورسٹی سٹوڈنٹ تھیں جو فرانس سے اسپین کی سیر کیلئے آئی تھیں۔ اس گروپ کے سامنے عورت کے حقوق، عورت کا مقام اسلام میں کے موضوعات پر لیکچر دیا۔ سوال و جواب میں حضرت عیسیٰؑ کے مقام پر بھی بحث ہوئی۔ تثلیث کے عقیدہ بھی زیر بحث آیا۔ فرانس سے آئی ہوئی نوجوان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی ایسی تھی جس کا باپ الجیریا کا شاید مسلمان تھا لیکن اب علیحدگی ہو چکی ہے وہ اپنی ماں ہی کے پاس رہ رہی ہے جو کیتھولک مذہب پر ہے۔ اسلام کی تعلیمات سے محروم تھی۔ تثلیث کے عقیدہ پر جب بحث اس نے سنی تو اس نوجوان لڑکی کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اس کے چہرہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کوئی کھوئی ہوئی متاع اسے دوبارہ مل گئی ہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

تین جرنلسٹ کا مسجد میں آنا اور ان کا انٹرویو لینا۔

تین جرنلسٹ مختلف مہینوں میں مسجد میں آئے اور انہوں نے برلن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں سوالات کئے۔ انہیں مسجد کی تاریخ بتائی گئی۔ نیز بتایا گیا کہ یہ مسجد احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (پاکستان) کی ملکیت ہے۔ ان میں سے ایک جرنلسٹ ترکی سے آیا تھا۔ اس کے ساتھ دو ساتھی بھی تھے۔ انہیں مشن کی مساعی کے بارہ میں بتایا گیا۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا گیا۔ قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر جرمن زبان میں۔ انگریزی زبان میں بھی دکھایا گیا۔ انہوں نے قرآن کریم کے نسخوں کے ساتھ میری ایک تصویر لی۔ اس انجمن کے برلن مسلم مشن کی تبلیغی مساعی کو سراہا۔ دوسرا جرنلسٹ خاتون تھی۔ وہ قاہرہ سے آئی تھی۔ اس نے بھی مشن کی مساعی کو سنکر خوشی کا اظہار کیا۔ ساری گفتگو کو ریکارڈ کر لیا۔ تیسرا جرنلسٹ برلن کے لوکل اخبار کا تھا۔ اس نے بعد میں اپنے اخبار میں مسجد کی تصویر شائع کی۔ میری تصویر شائع کی۔ اس انٹرویو میں بیان کی گئی بعض باتوں کو بھی اخبار میں درج کیا۔ یہ انٹرویو لمبے وقت تک جاری رہا تھا۔ وہ سب باتوں کو اخبار میں شائع نہیں کر سکا۔ بہرحال مشن کے بارہ میں جو باتیں اس نے شائع کی ہیں۔ ان میں سے بعض ذیل میں درج کرتا ہوں۔

Die einzige Moschee, in der man den Koran in Deutsch betet

یہ عبارت ہیڈنگ کی ہے۔ اس کا ترجمہ ہے: "وہ واحد مسجد جس میں قرآن کریم کو جرمن زبان میں بیان کیا جاتا ہے۔"

اس ہیڈنگ کے بائیں جانب مسجد کی تصویر شائع کی گئی ہے۔

Muhammad Yahya Butt ist der fünfte Imam der Muslimischen Mission in Wilmersdorf. Er sagt: „Meine Aufgabe ist es nicht, unseren Glauben mit ‚Feuer und Schwert' zu verbreiten. Ich bin nach Berlin gekommen, um Mißverständnisse zwischen den Religionen zu beseitigen und Freund-

Seit 1959 kommt Yahya Butt jetzt schon dieser Pflicht nach. Doch die Geschichte der Muslimischen Mission reicht bis zur Grundsteinlegung des Gotteshauses im Jahre 1924 — zugleich auch das Geburtsjahr des jetzigen Imam — zurück.

Die Berliner Moslems verdanken die Moschee dem pakistanischen Reformator Hazrat Mirza Chulam Ahmad, dessen Ziel es gewesen ist, die muslimische Lehre auch Europäern zugänglich zu machen

. Einer seiner Schüler, Maulana (Religionsgelehrter) Sadr-Ud-Din kam 1924 nach Berlin und kaufte das Grundstück für den Bau der Moschee.

Viele Jahre hatte seine Gemeinde, „Ahmadiyya Anjuman Ishait-i-Islam", Geld für dieses Vorhaben in Lahore/Pakistan gesammelt. 1926 war mit der Weihung der Moschee die Aufgabe des Maulanas erfüllt. Doch ein ehrgeiziges Projekt ließ ihn nicht mehr los.

Da der Koran bisher nur in einer englischen Übersetzung vorlag, kehrte der Gelehrte nach Pakistan zurück und schuf die erste deutsche Übersetzung der muslimischen Lehre. Bis 1939 arbeitete er an diesem Werk. Dann kam er mit den ersten deutschen Ausgaben des Koran nach Berlin zurück und legte damit den Grundstein für die Arbeit seiner Nachfolger. Während

(متن کی عبارت)

محمد یحییٰ بٹ صاحب علاقہ ویلمیرس ڈورف میں موجود مسلم مشن کے پانچویں امام ہیں آپ نے کہا ہے کہ وہ برلن میں اس لئے آئے ہوئے ہیں تا کہ اسلام کے بارہ میں ان غلط نظریات کو دور کریں جو یہاں لوگوں میں اسلام کے بارہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کیلئے نہیں آئے۔ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب یحییٰ بٹ صاحب 1959 سے اپنی اس ذمہ داری کو بڑی خوبی سے نبھا رہے ہیں لیکن مسلم مشن کی تاریخ اس سال سے بہت پہلے کی ہے۔ اس کی ابتدا 1924 سے ہوئی جبکہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ وہی سال ہے جس میں امام بٹ صاحب پیدا ہوئے تھے۔

یہ مسجد برلن میں مقیم مسلمانوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ اس کے محرک حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ہیں جنہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور جنہوں نے اپنے ماننے والوں کے سامنے یہ نصب العین رکھا تھا کہ وہ اسلام کی تعلیمات کو یورپ میں پھیلائیں۔

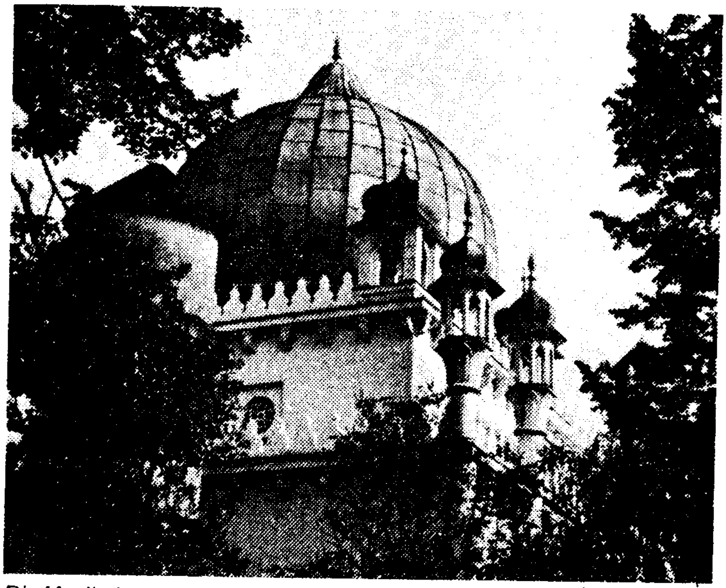

Die Muslimische Moschee

چنانچہ 1924ء میں (حضرت) مولانا صدر الدین، جو آپ کے شاگردوں میں سے تھے برلن آئے
اور انہوں نے یہاں قطعہ زمین خریدا اور اس پر مسجد بنوا دی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے
اس مسجد کے بنانے کیلئے احباب کو چندہ کیلئے تحریک کی اور رقم جمع کی جس سے بالآخر 1926ء میں مسجد بن
کر تیار ہوگئی۔ اور اسکا افتتاح ہوا جس سے حضرت مولانا صدر الدین کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ یہ
ایک اولوالعزمانہ کام تھا جو انہوں نے سر انجام دیا۔ لیکن وہ اسی کام پر ہی رکے نہیں رہے۔ وہ پاکستان
واپس لوٹے۔ قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی زبان میں تو ہو چکا تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں
کرنا شروع کر دیا۔ 1939ء تک وہ اس کام میں لگے رہے۔ چنانچہ وہ 1939ء میں دوبارہ برلن
آئے اور انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں شائع کر دیا اور یوں انہوں نے اپنے بعد آنے والے
راہنماؤں کیلئے تبلیغ کا کام کرنے کیلئے ایک محکم بنیاد رکھ دی۔

برلین مسلم مشن کے شائع کردہ لٹریچر کی مانگ

قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر جرمن زبان میں شائع کرنا حضرت مولانا صدر الدین مربی برلین مسلم مشن کا ایک عظیم الشان کام ہے۔ اس کے علاوہ بھی مشن کے پاس کئی چھوٹے چھوٹے پمفلٹ ہیں جو مشن نے مختلف موضوعات پر شائع کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے سات پمفلٹ راقم الحروف نے لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک پمفلٹ کا نام ہے "دعوت حق" اس میں مسیح کی آمد کی پیشگوئی پر بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں انجیل شریف و حدیث شریف سے پیشگوئی کے الفاظ درج کئے گئے ہیں۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جو چودھویں صدی ہجری کے مجدد تھے کے وجود میں پوری ہو گئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی تصویر بھی اس پمفلٹ میں شائع کی گئی ہے۔ بعد ازاں حضرت مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے آپ کے دعویٰ کو اور اس سلسلہ میں جو دلائل انہوں نے دئیے ہیں۔ ان دلائل کو پیش کیا گیا ہے۔ ترتیب یوں دکھائی ہے۔ حقیقۃ الوحی میں مندرج اشتہار جو

آپ نے 20 مئی 1907ء کو شائع کیا "دعوت حق" کا ترجمہ ii. سچے مذہب کا معیار "قد افلح من زکّٰھا"

iii. پیشگوئی۔ وہ پیشگوئی جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ 257 پر درج ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں..."

iv. اس کا مصداق 2۔ "ایٹم بم کے پانی سے یا [illegible] کر کے (اور اس کا [illegible]) آسمان سے غالباً آگ برسانے کا ہے۔"

v. دعا کی حقیقت (از برکات الدعا صفحہ 9-10) vi. دعا کرنے کا طریق برکات الدعا ص 1۔

vii. ذاتی تجربات۔ (از [illegible] برکات الدعا ص 1۔) viii. دعا کی قبولیت کے نشانات

- مردہ زندہ ہو گیا (1) حقیقۃ الوحی نشان نمبر 44 (2) نشان نمبر 103 (3) نشان نمبر 117 (4) نشان نمبر 105 (5) تتمہ حقیقۃ الوحی نشان نمبر 3
- بیمار صحت یاب ہو گیا (6) حقیقۃ الوحی نشان 77 (7) نشان نمبر 85

ix. اس کے بعد امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی کی نسبت آپ کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے مقابلہ کے ڈاکٹر ڈوئی وہ خنزیر ہے جس کے قتل کی پیشگوئی حضرت نبی کریم صلعم نے فرمائی تھی۔ وہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر پوری ہو گئی یعنی مسیح نے مار کر سور کو قتل کر دیا۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 69 تا صفحہ 78۔ x. اور اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کا ارشاد کہ اسلام نے جو کچھ پایا ہے وہ سید و مولیٰ فخر انبیاء و سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پایا ہے (ح و ص 6)

[XI] اسی سلسلہ میں حضرت مرزا صاحب کے اس اقرار کو پیش کیا ہے جو آپ نے حقیقت الوحی کے صفحہ 115 ، 116 پر کیا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ "میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے . . . وہ ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے . . . . . خدا کے مکالمات و مخاطبات کا شرف ہم جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے . . ." [XII] اس اقتباس کے بعد پمفلٹ کو حضرت مرزا صاحب کی تعلیم پر ختم کیا ہے۔ تعلیم کا ذکر آپ نے اپنی کتاب کشتی نوح میں کیا ہے۔ صہ 15 سے صہ 13 تک

ان تمام پمفلٹس کو باہر شوکیس میں رکھا ہوا ہے۔ زائرین مسجد کیلئے مسجد کے اندر مشن ہوس کے اندر بھی ان پمفلٹس کو میزوں پر رکھا ہوا ہے۔ مسلمان بھائی اور عیسائی دوست ان کو حاصل کرتے ہیں۔ عیسائی پادری بھی ان کو حاصل کرتے ہیں۔ برلن میں ایک مشہور چرچ کے پادری نے مجھے خط لکھا کہ اس نے مسجد کے باہر شوکیس میں سات پمفلٹس دیکھے ہیں۔ یہ پمفلٹس اسے بھیج دئے جائیں۔ ان میں سے ایک پمفلٹ کا نام ہے "نیو ورلڈ آرڈر"۔ یہ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی انگریزی کتاب "نیو ورلڈ آرڈر" کا جرمن زبان میں ترجمہ ہے۔ چنانچہ پادری صاحب کا خط ملنے پر یہ سب پمفلٹ انہیں تحفۃً بھیج دئے گئے۔ برلن کے اس مشہور چرچ کا نام ہے

✓ قیصر ولہلم میموریل چرچ

یہ چرچ جنگ عظیم دوم کے دوران تباہ ہو گیا تھا۔ تھوڑا سا حصہ باقی بچ گیا۔ باقی بچے ہوئے حصہ کو گرایا نہیں گیا۔ بلکہ یادگار کے طور پر اسے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ البتہ اس کے ساتھ نئی طرز پر نیا چرچ عبادت کیلئے بنا لیا گیا ہے۔ یہ چرچ برلن شہر کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بن کر رہ گیا ہے۔ دنیا کے کسی کونے سے کوئی شخص برلن آئے وہ ضرور اسے دیکھتا ہے۔ ویسے بھی یہ چرچ برلن کے اس حصہ میں واقع ہے جو شہر کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس چرچ کی تصویر اس خط پر درج ہے جو اس چرچ کے پادری صاحب نے مجھے لکھا ہے۔ یہ خط اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

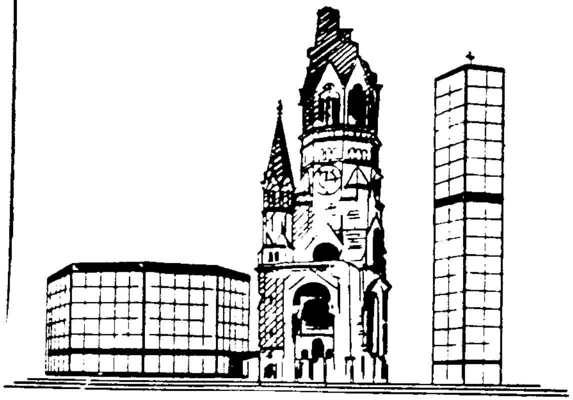

KAISER-WILHELM-GEDÄCHTNIS-KIRCHE

Pfarrer Wolfgang Kupsch

1 Berlin 30 , den 4.8.81
Lietzenburger Straße 39
Telefon 245290

Ku/K

Muhammad Yaya Butt, Imam
Moschee in der Brienner Straße

1000 Berlin 31

Sehr geehrter Herr Imam!

Im Schaukasten der Moschee in der Brienner Straße sind eine Reihe von Schriften ausgehängt. Ich bin an religiösen Fragen sehr interessiert. Bitte senden Sie mir je ein Exemplar der folgenden Schriften:

1. Die neue Weltordnung
2. Einladung zur Wahrheit
3. Der Prophet Muhammad
4. Jesus Christus in Koran und Bibel
5. Die Grundprinzipien des Islam
6. Die Botschaft des Islam
7. Aus der Glaubenswelt des Islam

Bitte teilen Sie mir mit, was diese Schriften zusammen kosten. Ich überweise Ihnen den Betrag per Post.

Mit freundlichen Grüssen

اوٹ رخت ۔ ہالینڈ میں احمدیہ مرکز کی افتتاح کی تقریب

اور اسمیں شمولیت

احمدیہ جماعت اوٹ رخت کے تجربہ کار اور مخلص مبلغ اسلام مولانا جگو صاحب اور اُن کے ساتھی نوجوان پریذیڈنٹ جماعت ایوب صاحب نے اپنے مرکز کی افتتاح کی تقریب پر شمولیت کی دعوت دی۔ یہ تقریب ۳۰ مئی کو منعقد ہونی تھی۔ میں اپنے گھر برلن سے شام کے وقت روانہ ہو کر ۲۹ مئی بروز جمعہ صبح کے وقت اوٹ رخت پہنچ گیا۔ ایوب صاحب مولانا جگو صاحب اسٹیشن پر موجود تھے۔ جمعہ کی نماز کیلئے احباب جماعت جمع تھے۔ راقم الحروف کو نماز پڑھانے اور خطبہ دینے کیلئے کہا گیا۔ احباب جماعت سے ملکر خوشی ہوئی۔ حسب پروگرام اگلے دن ۳۰ مئی کو افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب مولانا جگو نے سرانجام دی۔ سب نے مل کر الحمد للہ۔ اللہ کریم کے دعا و ذکر اور دعا کی۔ شکرانہ کی نماز ادا کی گئی۔ تمام مجمع بڑے ہال کیطرف چل پڑا۔ یہ بڑا ہال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہالینڈ کے علاوہ انگلستان، جرمنی، ڈنمارک سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کی کاروائی نہایت احسن طور پر سرانجام دی گئی۔ مولانا جگو صاحب صدر جماعت مسٹر ایوب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی عزت افزائی کرتے ہوئے اُن کے گلوں میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ حکومت کے نمائندے بھی موجود تھے۔ سب کو اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ صدر جماعت مسٹر ایوب نے مجھے کہا کہ میں حاضرین کو چندہ دینے کی اپیل کروں۔ جماعت کے ممبران کے اندر اخلاص اور قربانی کا جذبہ قابل رشک ہے۔ یہ اسی اخلاص و قربانی کا نتیجہ ہے کہ چند سالوں میں مرکز کیلئے ایک عمارت خرید لی گئی ہے۔ میں نے اپیل کی کہ ہالینڈ ملک میں بہت دیر کے بعد یہ پہلا احمدیہ مرکز ہے جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیے کہ وہ اس مرکز کی مضبوطی کیلئے مزید مالی قربانی کریں۔ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا۔ نوجوان آگے بڑھنے شروع ہو گئے۔ بینک نوٹ ڈھیر کر کے میز پر ڈالنے شروع کر دئے۔ ہزاروں گلڈرز جمع ہو گئے۔ جزاکم اللہ۔ زندہ قوموں کے یہی نشان ہوتے ہیں۔ تحریک کی قدر کرتے ہیں۔ اور اسکے مرکز کو مضبوط کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ یہ نمونہ قابل تقلید ہے۔ شام کے کھانے کا بھی انتظام تھا اتنے بڑے مجمع کو کھانا کھلانا کوئی معمولی کام نہیں تھا۔ جماعت کے نوجوان مردوں اور عورتوں نے اس ذمہ داری کو نہایت ہی احسن طور پر

پہنچایا۔ سب نے مل کر کھانا کھایا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا گویا یہ ایک ہی بڑی فیملی کے ممبر ہیں۔ جماعت کے منتظمین نے میرے کرنے کا جو انتظام کر رکھا تھا جسے احباب نے بڑا پسند کیا۔

ہیگ میں احمدیہ جماعت

نے بھی اپنی پانچ سالہ سالگرہ منانے کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ اس جماعت کے مستعد نوجوان نور صاحب نے جو جماعت کے پریزیڈنٹ ہیں۔ مجھے ہیگ میں منعقد ہونے والی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی ہوئی تھی۔ برلن میں مشن کی تبلیغی مساعی نے مجھے اجازت نہ دی کہ میں زیادہ دیر ہالینڈ میں ٹھہر سکتا۔ لہٰذا میں ۱۳ جون کو شام کے وہاں سے بذریعہ ٹرین برلن کے لیے روانہ ہو گیا — یہاں پہنچ کر پہلے ہی سے طے شدہ پروگرام کے تحت میں ریڈیو سٹیشن RIAS کے سٹوڈیو میں گیا جہاں ۱۴ جون کو نشر ہونے والی تقریر کو ریکارڈ کر دیا۔ ایک اور بار ہالینڈ میں قیام کے دوران میں نے روٹرڈم میں ایک ہال میں لیکچر بھی دیا تھا۔ اس لیکچر کا انتظام روٹرڈم کی جماعت اور ایک قابل نوجوان منشو صاحب جو جماعت کے پریزیڈنٹ بھی ہیں۔ نے کیا تھا۔ اس اجتماع میں خواتین بھی تھیں۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے تھے۔ ان دنوں میں جمعہ کی نماز اوٹ رخت میں پڑھائی تھی۔ ہالینڈ کی تمام جماعتوں میں باہم اتحاد ہے۔ ان میں بڑا پیار اور اخلاص ہے۔

پاکستان۔ لاہور مرکز سے احباب جماعت کا نیز ہالینڈ سے جماعت اوٹ رخت کے احباب کا برلن آنا۔ ان کا مشن ہاؤس میں قیام کرنا

ہالینڈ میں ہونے والی تقریبات سے فارغ ہو کر پاکستان لاہور مرکز سے آئے ہوئے بعض احباب برلن میں ۱۵ جون کو تشریف لے آئے اور ۱۶، ۱۷ جون تک مشن ہاؤس میں مہمان رہے۔ مشن ہاؤس میں رونق پیدا ہو گئی۔ ان میں محترم جناب خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد صاحب، چوہدری محمد فضل حق صاحب اور ان کے ساتھ ان کے دو عزیز نوجوان، سلطان علی شاہ صاحب تھے اور جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے۔ جمعہ کی نماز خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ بھی دیا۔

اوٹرفٹ ہالینڈ سے ۹ جون کو مولانا شکور صاحب، جماعت کے پریذیڈنٹ ایوب صاحب، جماعت کے امام مولوی حسن علی صاحب مد
رحمٰن حکو صاحب برلن آگئے۔ مشن ہاؤس میں ٹھہرے۔ وقت بہت اچھا گزرا۔ جمعہ کی نماز میں بھی سب شامل تھے۔ ۱۲ جون کو
وہ واپس چلے گئے۔ مل بیٹھنا۔ مل کر کھانا کھانا۔ مل کر احمدیت کی خدمت نیز اسلام کی خدمت کا پروگرام بنانا اور آپس بارہ
میں گفتگو کرنا کتنا بابرکت ہے۔

چائے اور کھانے کی دعوت

مسجد کے حلقہ میں سے بعض احباب کو مع فیملی چائے یا کھانے کی دعوت دی گئی۔ ایک صاحب انڈونیشیا سے آئے تھے۔
منیر نکل تو آگئے۔ دوسری فیملی جرمن فیملی تھی۔ تیسری فیملی الجیریا کی تھی۔ ویسے بھی جمعہ کی نماز کے بعد اکثر
احباب کی چائے سے تواضع کی جاتی ہے۔

لیبیا کے سفیر اور مصر کے ایک نائب وزیر کا مختلف دنوں میں مسجد و مشن ہاؤس میں تشریف لانا

بون میں مقیم لیبیا کے سفیر برلن کے لارڈ میئر کی دعوت پر برلن آئے۔ ان سے ملاقات کے بعد مسجد میں
بھی تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ایک ترجمان اور ایک جرمن عہدیدار تھا۔ انہیں مشن ہاؤس میں خوش آمدید کہا گیا۔ مسجد کی
تاریخ اور اس کے سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ مجددیت کے بارہ میں انہیں بتایا گیا۔ مرکز کی اور مشن کی خدمات دینیہ کے بارہ
میں انہیں بتایا گیا۔ اس سلسلہ میں دیگر زبانوں میں لٹریچر نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ قرآن کریم انگریزی ترجمہ و تفسیر، ریلیجن آف اسلام، ترجمہ
از حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ۔ مشن کی تبلیغی خدمات کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے انہیں حضرت مولانا صدرالدین کا برلن آنا،
مسجد بنانا، برلن مسلم مشن کی بنیاد رکھنا۔ قرآن کریم کا جرمن میں ترجمہ شائع کرنا بتایا گیا۔ قرآن کریم کا کام انہیں دکھایا گیا۔ ان
خدمات دینیہ کو سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔ مشن کی موجودہ خدمات کے بارہ میں بتایا۔ جرمن مسلمانوں کا آنا اور آپس میں ملانا۔
لیکچر سننے کے بعد سوال و جواب کرنا۔ ریڈیو پر لیکچرز۔ پمفلٹس کا شائع کرنا۔ جرمن مرد و خواتین کا مسلمان ہو جانا وغیرہ

مشن کی ان خدمات کا ذکر ہی ان کیلئے دلچسپی کا باعث ہوا۔ نیز ان کو جرمن ترجمہ کی روکا بیان مع جرمن زبان میں لکھے ہوئے ہینڈبلس کی جملہ کا بیان انہیں تحفہ بھی پیش کیں۔ انہیں وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کا مشن ہاؤس میں قیام خوشی کا باعث ہوا۔

مصر سے آئے ہوئے پولیس کے نائب وزیر مع دو افسران کے ہیمبرگ میں قیام کے دوران مسجد میں تشریف لائے انہیں بھی مشن کی خدمات سے روشناس کرایا۔ مسجد کی تاریخ بتائی۔ مشن کی خدمات کے سلسلہ میں انہوں نے دلچسپی کا اظہار کیا اور بعض سوالات کئے۔ ان کے ساتھ ایک فوٹوگرافر بھی تھا۔ وہ خود ساتھ مصروف ہو کر بھی تھے فوٹوگرافر نے ان کی تصویر اتارا۔ وہ تصویر اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ بھی مشن کی تاریخ اور مشن کی دینی خدمات کے بارہ میں علم حاصل کر کے بڑے خوش ہوئے۔

مشن ہاؤس میں تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں دیگر اجتماعات

مشن ہاؤس میں بہت سے ایسے اجتماعات بھی منعقد ہوئے جن میں دو دو تین تین افراد جمع ہو کر آتے رہے قرآن کریم مجھ سے پڑھتے رہے۔ اسکا ترجمہ و تفسیر سنتے رہے۔ بعض (دوست) پاکستانی احباب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں علم حاصل کرنے کیلئے آتے رہے۔

مشن ہاؤس کے تین چھوٹے کمروں کی مرمت

ہمارے حلقوں میں آنے والے ایک عرب نوجوان یونیورسٹی سٹوڈنٹ نے مشن ہاؤس کے تین کمروں کی مرمت کرنے کیلئے اپنی خواہش کو پیش کر دیا۔ انہوں نے بڑی محنت سے اس کام کو کیا۔ تینوں چھوٹے کمرے اب خوبصورت ہو گئے ہیں۔ میٹیریل انہیں کو مشن نے خرید کر دیا۔ محنت کا معاوضہ انہوں نے نہیں لیا۔ ایک گھنٹہ کی اجرت ۱۵ مارک سے ۲۰ مارک بنتی ۱۰۰ گھنٹے سے زیادہ ۲۵ گھنٹے کام کیا ہے۔ یہ سب دو ہزار بنتا ہے۔ ایک ہزار روپیہ ان کی (تنخواہ) ۲۵ ہزار مارک بنتی ۱۵ ہزار روپیہ پاکستانی ماہوار تنخواہ والے ایک عہدہ دار سال میں ایک مہینہ کی تنخواہ کے ساتھ مشن ہاؤس کا کام بڑی خوشی سے کرتا ہے۔ مبارک وہ جسے خدمت دین کا موقعہ اور خوشی ملی ہے۔

دفتری و انتظامیہ امور

مسجد اور مشن سے متعلق تمام انتظامیہ و دفتری امور کو بھی سر انجام دیا۔ برلین SENAT سے خط و کتابت، قومی اداروں کی [illegible] کے سلسلہ میں خط و کتابت، مشکل ترسیل، مرکزی دفتر لاہور سے خط و کتابت، آمدن کو بڑھانے کے سلسلہ میں خط و کتابت، اسلام اور احمدیت کے سلسلہ میں اٹھائے ہوئے سوالات اور ان کے جوابات، ٹائپ کرنا۔ لیکچرز کا لکھنا۔ پبلک اور اس میں حاضرین کو خطاب کرنا، ریڈیو میں لیکچرز دینا۔ خطبات جمعہ و تلخیص، یہ سب امور وقت اور محنت چاہتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ رحیم و غفور نے اپنے فضل سے ان سب امور کو سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور مشن کی مساعی میں برکت ڈالی اور ان کو کامیاب کیا۔

1982ء میں لیکچرز کی دعوت

اگلے سال 1982ء میں تین لیکچرز کی دعوت مل چکی ہے۔ دو لیکچرز ریڈیو RIAS میں اور تیسرا لیکچر مارچ 82ء میں۔ یہ وہ مقالہ ہے جسے پبلک جلسہ میں پڑھا جانا تھا۔ اس کا ذکر اس رپورٹ کے صفحہ 11 پر کر دیا گیا ہے۔ ریڈیو میں دیئے جانے والے لیکچروں میں سے پہلا لیکچر 10 جنوری بروز اتوار، دوسرا لیکچر 27 جون بروز اتوار نشر کیا جائے گا۔ احباب سے **دعا کی درخواست**۔ سال 1981 کی رپورٹ مختصراً آپ کے سامنے پیش کر دی ہے۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے اس قیمتی مشن کی کامیابی کیلئے دعائیں فرماتے رہیں۔ مشن کی کامیابی آپ سب احباب کی توجہ اور آپ سب احباب کی دعاؤں کی محتاج ہے۔ دعائیں جاری رکھیں اور اس مشن کو مستحکم کرنے کا منصوبہ بنائیں۔ اور یہ وہ امر ہے جو اس مشن کی تبلیغی مساعی میں اور وسعت پیدا کر سکتا ہے اور بہت سے خدا کی مدد سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم اللہ۔ دعا فرمائیں اللہ رحیم و غفور اپنے فضل سے ہم سب کو خادم دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنائے۔ خدا کا غلام اور اس کا نوکر بن کر خدمت دین میں لگا رہنا ہی وہ مقام ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ آؤ ہم سب مل کر اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

امیر قوم حضرت مولانا صدرالدین کی وفات

امیر قوم حضرت مولانا صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ اتوار کی رات ڈیڑھ بجے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرکزی دفتر لاہور سے ۱۶ نومبر کو صبح ۹ بجے تار ملا جس میں حضرت مولانا صدرالدین کی وفات کی خبر درج تھی۔ الفاظ یہ تھے:

Hazrat Ameer Maulana Sadr-ud Din passed away
fifteenth November. inna lillah

اس خبر کو پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ کو بار بار دہرایا۔ ۱۹ نومبر بروز جمعرات انجمن کے نام ذیل کے الفاظ پر مشتمل کیبل تار بھیجا:

Hazrat Ameer Maulana Sadr-ud Din's death
greatly shocked deeply grieved
Sincere condolence, press informed
Janasa Prayer Friday tomorrow
May Allah bless his soul.

۲۰ نومبر جمعہ کے دن احباب جمعہ کی نماز کے لیے جمع ہوئے۔ خطبہ کے لیے قرآن کریم سے مندرجہ ذیل آیات کو تلاوت کیا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا ۔ ولما را المومنون الاحزاب قالوا ہذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادہم الا ایمانا وتسلیما ۔ من المومنین

رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر
وما بدلوا تبدیلاہ لیجزی اللہ الصادقین بصدقھم ویعذب المنفقین ان شآء
او یتوب علیھم ان اللہ کان غفوراً رحیماً ہ (سورہ الاحزاب آیت 21 تا 24)

ان آیات کا ترجمہ کیا سو ان کا مفہوم بیان کرتے ہوئے میں نے کہا ان آیات میں ان صفات کا ذکر ہے جن کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلعم کے صحابہ پر بے شمار انعامات نازل فرمائے۔ آپؐ کو ان صفات عالیہ کیلئے بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ خدا اور اسکے رسول کے وعدوں پر پورا یقین رکھنا۔ دین کی خدمت کیلئے اپنے اموال اور اپنی جان کو قربان کر دینا۔ مشکلات جیسی ہو جائیں تو بھی دین کے معاملہ میں کمزوری و خیانت کا دل میں نہ لانا۔ یہ یقین رکھنا کہ خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔ جنگ احزاب میں صحابہ کا امتحان ہو گیا۔ جن لوگوں نے اس موقعہ پر کمزوری دکھائی وہ منافق کہلائے۔ میں نے کہا چودھویں صدی ہجری میں جب مسلمانوں پر چاروں طرف سے مشکلات نے گھیرا کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کیلئے سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عین وقت پر ایک مجدد بھیج دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو خدمت دین کیلئے بلایا۔ ہر آدمی کو [illegible] کیلئے دعوت دی۔ مومنین کا ایک گروہ اس کے گرد جمع ہو گیا۔ اشاعت اسلام کیلئے انہوں نے اپنے اموال پیش کر دئے۔ دین اسلام کی ترقی کیلئے دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ اس بطل جلیل کی صحبت سے تربیت یافتہ نوجوانوں میں سے بعض نے اپنی زندگیاں دین اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر دیں۔ ان میں بعض ملک کو چھوڑ کر عزیز و اقارب کو چھوڑ کر یورپ چلے گئے۔ انگلستان جرمنی میں اسلام کی تبلیغ کی بنیاد رکھ دی۔ مسجدیں بنا دیں۔ قرآن کریم کے تراجم انگریزی جرمنی میں شائع کر دئے۔ لٹریچر مفید شائع کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ کیا ہوا اسلام کے بارہ میں یورپ کے خیالات بدلنے شروع ہو گئے سینکڑوں لوگ ان کی تعلیم سے متاثر ہو کر اسلام کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ دین اسلام کے اصولوں نے یورپ کے دل کو مسخر کرنا شروع کر دیا۔

میں نے کہا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ہاتھوں تیار ہوا ہوا وہ مرد مجاہد جو 1923ء میں اپنے ملک کو چھوڑ کر برلن گیا تھا۔ مرحوم [illegible] شاندار مسجد بنوائی تھی۔ جس نے 1939 میں اکثر [illegible] قرآن کا ترجمہ مع تفسیر

شائع کیا تھا۔ یہ مرد مجاہد 15 نومبر کو لاہور۔ پاکستان میں 105 سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد اس خادم دین محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے دعائے مغفرت کی جائیگی اور نماز جنازہ پڑھی جائیگی۔ احباب اس خبر کو سن کر آب دیدہ ہو گئے اور ہر ایک نے انا للہ و انا الیہ راجعون کے الفاظ کو انتہائی آواز میں پڑھا نماز جنازہ میں نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مختلف اسلامی ممالک کے احباب شامل تھے۔ بعد میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں حضرت مولانا صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ان خدمات دینیہ پر خراج تحسین پیش کیا گیا جو آپ نے یورپ میں بالعموم اور برلن میں بالخصوص سر انجام دیں۔ برلن میں ایک عظیم الشان مسجد کا تعمیر کر دینا۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور اسکی تفسیر جرمن زبان میں شائع کرنا۔ ریزولیوشن میں جماعت احمدیہ لاہور کے ممبران کو بالخصوص بانیوں کو بھی سراہا گیا جن کی بدولت حضرت مولانا صدر الدین کو ان خدمات دینیہ کا بجا لانا آسان ہو گیا۔ **چودھویں صدی ہجری** بڑی برکات اپنے ساتھ لے کر آئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجدد صد چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف کے دروازے کھول دیئے۔ مومنین کا جو گروہ آپ کے زیر تربیت آیا ان کے قلوب قرآن کریم کے نور سے منور ہو گئے۔ ان کے دلوں میں سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین سے سچی اور گہری محبت پیدا ہو گئی حضرت مجدد علیہ السلام نے ان کو خدمت دین کیلئے بلایا۔ انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانیں خدمت دین کیلئے پیش کر دیں خدمت دین کے بڑے مواقع پیدا ہو گئے۔ حضرت مولانا صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے جرمنی۔ برلن میں مسلم مشن کی بنیاد رکھی۔ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے یورپ میں چودھویں صدی ہجری میں مسجد تعمیر کی اور اسے اشاعت اسلام کیلئے مرکز بنایا۔ اور وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ اور اسکی تفسیر جرمن زبان میں شائع کی۔ یہ ترجمہ آج بھی زبان کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس میں نیکل ذکر کرتے ہیں اور پروفیسرز اس ترجمہ کو پڑھتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ **مجدد صد چہاردہم** حضرت مرزا **غلام احمد** علیہ السلام کے تین شاگرد رشید تھے یعنی حضرت مولانا محمد علی، حضرت خواجہ کمال الدین، حضرت مولانا صدر الدین جنہوں نے چودھویں صدی ہجری میں جو دینی خدمات بجا لائی ہیں وہ بے مثال ہیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔ آمین